صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 32

منگل 11۔اگست 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 11۔اگست 2015ء 25 شوال 1436 ہجری 11 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 182

اولین فرائض

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے میری امت پر جو سب سے پہلی چیز فرض کی وہ پانچ نمازیں ہیں اور میری امت کے اعمال میں سے جو چیز سب سے پہلے اٹھالی جائے گی وہ بھی پانچ نمازیں ہی ہیں۔

(فردوس الاخبار جلد اول صفحہ 47 حدیث نمبر 7)

رفقاء کی نیک فطرت، حق کی پہچان اور قربانی کرنے کی تڑپ، نیز حضرت مسیح موعود سے فدائیت اور اخلاص کے ایمان افروز واقعات

ہر احمدی کو نمازوں کی طرف دوڑ کر جانے اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہئے

انسانی فطرت ہے کہ وہ کسی کا ہونا چاہتا ہے، بہترین طریقہ کسی کا ہونے کا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7/اگست 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7/اگست 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم رفقاء حضرت مسیح موعود کے واقعات پڑھتے ہیں تو ان کی نیک فطرت، صداقت کی پہچان کے لئے تڑپ، ان کی جان، مال قربان کرنے کے لئے تڑپ اور کوشش اور ان کے حضرت مسیح موعود سے عشق و محبت کے اپنے اپنے ذوق اور سمجھ کے مطابق معیار اور اس کا اظہار نظر آتا ہے۔ ہر ایک کا اپنا انداز تھا اور ان کو دیکھنے والوں اور ان سے قریبی تعلق رکھنے والوں نے بھی ان رفقاء کے ہر انداز اور اخلاق و کردار سے اپنے اپنے رنگ میں نصیحت حاصل کی یا بعض باتوں سے نتائج اخذ کئے۔ حضرت مصلح موعود جو خود بھی رفقاء حضرت مسیح موعود میں سے تھے اور تقریباً تمام رفقاء یا جن کے واقعات آپ بیان فرماتے ہیں ان سے آپ کا ذاتی تعلق بھی تھا۔آپ جب رفقاء کے حوالے سے بات کرتے ہیں اور ان سے نتائج اخذ کر کے نصیحت کرتے ہیں تو ان نصائح کا دل پر ایک خاص اثر بھی ہوتا ہے۔حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ رفقاء کے حضرت مسیح موعود سے عشق، محبت اور فدائیت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے، جن میں حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی بیعت کا واقعہ پیش فرمایا اور اس غلط تصور کا رد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے مرسلین اور اولیاء کا وجود عام انسانوں کی طرح ہوتا ہے اور ان کو عام انسانوں پر فضیلت نہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں انبیاء کا وجود بھی ایک بارش ہوتا ہے، وہ اعلیٰ درجہ کا روشن وجود ہوتا ہے، خوبیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ وہ عام انسانوں کی طرح ہوتے ہیں، یہ ظلم ہے۔انبیاء اور اولیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے۔ان کے آنے سے زمین سرسبز و شاداب ہوتی ہے۔ پس روحانی سرسبزی کے لئے الہام کا جاری رہنا بھی ضروری ہے۔ پھر حضور انور نے حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کے اخلاص اور مالی قربانی کے جذبے کا واقعہ بیان فرمایا۔حضور انور نے منگل کے دن کو منحوس کہنے والی روایت کی وضاحت پیش فرمائی۔اور فرمایا کہ ایسی کوئی بات نہیں، خدا تعالیٰ نے خود تمام دنوں کو بابرکت کیا ہے اور تمام دنوں میں اپنی صفات کا اظہار کیا ہے۔علاوہ ازیں حضور انور نے حافظ محمد صاحب جو پشاور کے رہنے والے تھے، کی عاجزی کا ایک واقعہ بھی بیان فرمایا اور فرمایا کہ مومن کو اپنے آپ پر حسن ظنی کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو لباس کو زینت قرار دیا ہے لیکن یہاں یورپ میں ہمیں ننگ ہی ننگ نظر آتا ہے اور ہم معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ عریانی کو فیشن سمجھ لیا گیا ہے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یورپ کے رہنے والے ایک ماہر فن کی جسموں کی نمائش کے حوالے سے رائے بڑی وزن دار اور بڑی معقول ہے۔فرمایا کہ اسی طرح مرد بھی اپنے عجیب حلیے بنا لیتے ہیں اور لباس پہنتے ہیں جن سے ان کا وقار بھی ضائع ہوتا ہے اور بدصورتی بھی نمایاں ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ معاشرہ مجموعی طور پر بداخلاقی اور گراوٹ کا شکار ہوتا چلا جا رہا ہے۔فرمایا کہ پس یاد رکھنا چاہئے کہ خوبصورتی کی پہچان عریانی یا ظاہری حالت نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔اللہ تعالیٰ نے اگر بعض برائیوں کو ڈھانپنے کے لئے لباس کا حکم دیا ہے تو وہ اس لئے کہ کچھ نہ کچھ انسان کی زینت بنی رہے مگر انسان اس سے دور ہٹتا چلا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اکیلا نہیں رہ سکتا، اس نے کہیں نہ کہیں اپنا تعلق جوڑنا ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر خدا تعالیٰ پر ہمیں یقین ہو اور اگر خدا تعالیٰ ہمیں مل سکتا ہو تو پھر قطعی اور یقینی طور پر انسان کہہ سکتا ہے کہ اس کے بعد مجھے کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ یا تو وہ کسی کا ہو کر رہنا چاہتا ہے یا کسی کو اپنا بنا کر رکھنا چاہتا ہے۔اور سب سے بہترین طریقہ کسی کا ہونے کا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور اس کے لئے کوشش کرے۔پھر حضرت مصلح موعود نے عشق کے معیار اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کی مثال بیان فرمائی۔آپ نے ایک شخص جس کا نام محمد یار تھا جس کو حضرت مسیح موعود سے جنون کی حد تک عشق تھا، کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ مجلس میں بیٹھے اپنے محبوب کا غیر ارادی طور پر ہلنے والے ہاتھ کو اپنے قریب بلانے کا اشارہ سمجھتا اور حضرت مسیح موعود کے قریب آ کر بیٹھ جاتا، فرمایا ہم خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اس کی طرف سے واضح اعلان کے باوجود کہ نماز کی طرف اور فلاح کی طرف آؤ۔نہ نمازوں کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں، نہ جمعوں پر باقاعدگی سے جاتے ہیں۔پس اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے واضح بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے اس مجذوب یا عاشق کی طرح پھلانگ کر آگے آنا چاہئے اور نمازوں سے بیوت الذکر کو آباد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری نمازوں کی حفاظت اور ادائیگی کے حق ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرماتا رہے۔آمین

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔

مورخہ 14 اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے بارہ میں مزید وضاحت فرمائی:۔

مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔پیر یا جمعرات کے دن رکھ لیا جائے۔یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔بہرحال جو میں نے تحریک کی تھی اس کی طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے جماعت کو۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر جمعرات کو تمام احباب جماعت روزہ رکھیں۔اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو پیر والے دن روزہ رکھ لیں۔اللہ کرے کہ ہم سب اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہنے والے ہوں۔آمین

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

☆..................☆..................☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

آیت قرآنی کے حوالہ سے مختلف معاشرتی حقوق کی تفصیل اوران کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ کی تاکید

رمضان کے اس خاص ماحول میں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کا حصہ بنارہے ہیں اگر یہ نہیں تو ہمارے یہ زبانی دعوے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار حکم دیئے ہیں ہمیں ہمیشہ ان حکموں کو سامنے لاتے رہنا چاہئے تا کہ اصلاح نفس کی طرف ہماری توجہ رہے

عاجزی اختیار کرنے اور تکبر سے بچنے کے لئے قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے تاکیدی نصائح

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا میں پیار، محبت اور بھائی چارہ اور عاجزی پھیلے۔ ہر قسم کی نیکیاں دنیا میں پھیلیں۔تمام برائیوں کا خاتمہ ہو۔شیطان کے پنجے سے انسانوں کو نجات ملے۔اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس دنیا کو بھی انسان امن،سکون اور جنت کا گہوارہ بنادے اور اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے

یہ دن ہمیں خدا تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے مہیا فرمائے ہیں۔اپنے گھروں کے جھگڑوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر ختم کر کے سلامتی اور امن کی فضا ہر احمدی کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے

رمضان جہاں عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں معاشرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے کا مہینہ ہے۔عبادتیں جب ہم اس مہینے میں کریں تو پھر مستقل زندگی کا حصہ بنائیں۔حقوق کی ادائیگی ہے ان کی طرف ہم اس مہینے میں توجہ کریں تو پھر مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنائیں

یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔جماعتی طور پر بھی اس کا انتظام موجود ہے۔پھر ضرورتمندوں اور مسکینوں کے حقوق ہیں جس میں تعلیم کے اخراجات ہیں۔علاج معالجہ کے اخراجات ہیں۔شادی بیاہ کے اخراجات ہیں۔جماعت میں ان سب اخراجات کے پورے کرنے کے لئے علیحدہ فنڈ بھی جاری ہیں ان میں بھی صاحب حیثیت لوگوں کو جن کو توفیق ہے جماعتی نظام کے تحت خرچ کرنا چاہئے

رمضان کے یہ دن ایک خاص ماحول کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں اور دوسری نیکیاں بجالانے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ان سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔اگر ہم نے اپنی عبادتوں کو مقبول کروانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے

مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عمر احمد صاحب مرحوم درویش قادیان اور مکرم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب واقف زندگی، سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 جون 2015ء بمطابق 26۔احسان 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کو قیل وقال پر محدود نہیں ہونا چاہئے۔یہ اصل مقصد نہیں۔تزکیۂ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 70۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ چاہتے ہیں کہ جماعت میں عملی تبدیلی پیدا ہو۔جب آپ نے فرمایا کہ قیل وقال پر محدود نہیں ہونا چاہئے تو اس کا مطلب ہے کہ صرف باتوں تک ہی نہ رہو۔یہ نہ ہو کہ جہاں اپنا مفاد دیکھو وہاں اپنی بات کو بدل لو۔اپنے اخلاق کے معیاروں کو قائم نہ رکھ سکو۔بلکہ ایمان اور اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل اور اپنے نفس کی اصلاح اور اسے ہمیشہ پاک رکھنا اپنی زندگیوں کا حصہ بنالو اور جب یہ ہوگا تب ہی آپ کی بیعت میں آنے کا حق ادا ہوگا اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے۔

پس ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف نظر رکھنے کی ضرورت ہے، ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیشہ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارے پیش نظر ہو۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھنا چاہتے ہو تو (-) (البقرة:187)۔میرے حکموں کو قبول کرو۔یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرنا کیا ہے؟ یہ ہماری تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق گزارنا ہے۔پس رمضان کے اس خاص ماحول میں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کا حصہ بنارہے ہیں۔اگر یہ نہیں تو ہمارے یہ زبانی دعوے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو قبول کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

بے شمار حکم دیئے ہیں ہمیں ہمیشہ ان حکموں کو سامنے لاتے رہنا چاہئے تا کہ اصلاح نفس کی طرف ہماری توجہ رہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو احکامات دیئے ہیں اس وقت مَیں ان میں سے بعض باتیں پیش کرتا ہوں جو جہاں ہمارے نفس کے تزکیہ میں کردار ادا کرتے ہیں وہاں معاشرے میں پیار، محبت اور امن کی فضا پیدا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (-) (الفرقان:64) اور رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں۔ نرمی سے، وقار سے چلتے ہیں۔ تکبر نہیں کرتے اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ لڑتے نہیں بلکہ کہتے ہیں ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

پس مختصر طور پر اس عظیم اخلاقی اور روحانی انقلاب کی تعلیم کا نقشہ کھینچ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اور آپ کے ماننے والوں نے، آپ کے صحابہ نے ان اخلاق کو اپنے اندر پیدا کیا۔ وہ زمانہ کہ جب دنیا اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی اور شیطان کے پنجے میں جکڑی ہوئی تھی۔ انا اور خود پسندی اور تکبر اور فتنہ وفساد نے دنیا کو تباہی کے گڑھے میں پھینکا ہوا تھا۔ اس وقت انسان کو اعلیٰ اخلاق اور عاجزی اور انکساری کا نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درس دیا بلکہ ایسے انسان پیدا ہو گئے جو اس آیت کی عملی تصویر تھے۔ آج بھی دنیا کی یہی حالت ہے اور اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھیج کر آپ کو ایسے عبادالرحمٰن لوگوں کی جماعت بنانے پر مامور کیا ہے۔ پس آپ کی جماعت کی طرف منسوب ہونے والے ہر شخص کو اس معیار کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

عبادالرحمان کے بارے میں جیسا کہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (-)۔ کہ زمین پر آرام، سے وقار سے، عاجزی اور تکبر کے بغیر چلتے ہیں۔ پس ایک حقیقی عبدرحمان کو اس بات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس میں عاجزی بھی ہو، وقار بھی ہو اور تکبر سے پاک بھی ہو۔ جب ایسی حالت ہو تو پھر ایسے لوگ معاشرے میں محبت پھیلانے والے اور اس کے امن کی ضمانت بن جاتے ہیں۔ ان کا یہ وقار اور عاجزی جاہلوں کے غلط عمل اور فساد پیدا کرنے کی کوشش پر ان سے یہ جواب کہلواتا ہے کہ سَلَامًا۔ تم ہمارے سے جھگڑے اور فساد کرتے ہو لیکن ہم تمہارے سے جھگڑنے کی بجائے تمہارے لئے سلامتی اور امن کی دعا کرتے ہیں اور خاص طور پر جب اختیار ہاتھ میں ہو، طاقت ہو اور پھر انسان جب ایسا رویہ دکھائے تو یہ ایسا بلند خُلق ہے جو بندے کو حقیقی عبد بناتا ہے۔ یعنی جب انسان رحمان کا بندہ بننے کے لئے یہ خُلق دکھا رہا ہو، اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے دکھا رہا ہو تو پھر ایسے بندے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بن جاتے ہیں اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور یہ لوگ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ان کا تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ وہ پاک نفس ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت اس دنیا میں قائم کرنے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دنیا میں پیار، محبت اور بھائی چارہ اور عاجزی پھیلے۔ ہر قسم کی نیکیاں دنیا میں پھیلیں۔ تمام برائیوں کا خاتمہ ہو۔ شیطان کے پنجے سے انسانوں کو نجات ملے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس دنیا کو بھی انسان امن، سکون اور جنت کا گہوارہ بنادے اور اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے اور سب سے بڑھ کر اس تعلیم کے ساتھ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تا کہ دنیا کو حقیقی عبدرحمان بننے کے اسلوب سکھائیں، تا کہ دنیا میں رہنے والے انسانوں کو یہ بتائیں کہ ابدی جنت کا ادراک پیدا کرنا ہے اور اسے حاصل کرنا ہے تو پہلے اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھال کر اس دنیا کو بھی جنت بناؤ۔ اللہ تعالیٰ کے ان بندوں میں شامل ہونے کی کوشش کرو جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) (الفجر:30-31)۔ یعنی آ اور میرے بندوں میں داخل ہو جا اور آ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

پس رمضان جس میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں یہ خوشخبری دیتا ہے کہ اس میں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

(سنن الترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل شھر رمضان حدیث نمبر 682) اور اللہ تعالیٰ بھی بندوں کے قریب تر آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نچلے آسمان پر آنے سے مراد ہے کہ نیک عملوں کی بڑھ کر جزا دیتا ہے۔ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ پس ہر ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو، ہر احمدی کو جو حقیقی (مومن) ہے جس نے عبدرحمان بننے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی بیعت کی ہے اپنے جائزے لیتے ہوئے، عاجزی دکھاتے ہوئے، تکبر کو ختم کرتے ہوئے اپنے معاشرے میں، اپنے گھر میں اپنے ماحول میں جھگڑوں اور فسادوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے امن اور سلامتی کو پھیلانا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں اپنا اُسوہ ہمارے سامنے قائم فرما کے دکھایا اور مختلف مواقع پر نصائح بھی فرمائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ اس حد تک انکساری اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

(صحیح مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا ...... حدیث نمبر 7210)

اس معیار کو جانچنے کے لئے کوئی بیرونی آلہ یا طریقہ نہیں ہے۔ ہر ایک شخص اگر وہ حقیقت میں ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو پھر اس کو اپنا محاسبہ خود ہی کرنا چاہئے۔ وہی صحیح بتا سکتا ہے کہ کیا ہم فخر سے بالکل پاک ہیں؟ ہمیں اپنے کسی اعلیٰ خاندان ہونے پر فخر تو نہیں ہے۔ ہمیں اپنی مالی حالت دوسروں سے بہتر ہونے پر فخر تو نہیں ہے۔ ہمیں اپنی اولاد کے تعلیم یافتہ ہونے پر فخر تو نہیں۔ ہمیں اپنی علمی قابلیت پر فخر تو نہیں۔ ہمیں اپنی کسی نیکی پر فخر تو نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر فوقیت نہیں ہے اور نہ عجمی کو عربی پر ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحه 760 حدیث رجل من اصحاب النبی حدیث 23885 مطبوعه بیروت 1998ء)

یہ اس کے لئے کوئی فخر کا مقام نہیں ہے۔ اصل بنیاد تقویٰ ہے اور جس میں تقویٰ ہو اس کے ذہن میں کبھی کسی قسم کا فخر آ ہی نہیں سکتا۔ بعض دفعہ علم کا فخر اتنا زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ انسان پھر دین سے بھی دور ہٹ جاتا ہے۔ دیکھیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی کی کیا انتہا تھی جب آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ اعلان فرماتے ہیں کہ (-) کہ میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں۔ یہ ایک ایسا بڑا اعزاز ہے جو صرف اور صرف ہمارے آقا کو حاصل ہے۔ لیکن اس بلندی کو پانے کے بعد کہ جس بلندی تک دوسرا کوئی پہنچ نہیں سکتا ہمارے آقا ایک اور بلندی کی معراج کا اعلان کرتے ہوئے ان الفاظ میں یہ اعلان کرتے ہیں وَلَا فَخْرَ۔ اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔

(سنن ابن ماجه کتاب الزهدباب ذکر الشفاعة حدیث4308)

معاشرے کے فساد کو ختم کرنے کے لئے امن اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کے لئے آپ کے عظیم اُسوہ کی ایک اور مثال دیتا ہوں۔

ایک مرتبہ ایک یہودی نے حضرت موسیٰ کی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کی تو مسلمان نے سختی سے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب سے بلند ہے۔ اس پر وہ یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرتا ہے کہ اس سے میری دلآزاری ہوئی ہے۔ تو تمام نبیوں کے سردار نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فوقیت نہ دو۔

(صحیح بخاری کتاب الخصومات باب مایذکر فی الاشخاص والخصومة ...... حدیث 2411)

یہ ہے وہ عظیم اُسوہ جس سے معاشرے کا امن قائم ہوتا ہے۔

پس یہ جواب ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو اس امن، آشتی اور صلح کے بادشاہ پر الزام لگاتے ہیں کہ آپ کی وجہ سے دنیا کا امن برباد ہو رہا ہے۔ اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی اُسوہ ہے اور سبق ہے جو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ظلم اور بربریت کی وارداتیں کر رہے ہیں۔ لیکن ہم جو حضرت مسیح موعود کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اس وقت اس عملی دنیا میں ان الزام لگانے والوں کے الزاموں کو ردّ کرنے کی ذمہ داری ہمارے سپرد ہے۔ اگر ہمارا دعویٰ حقیقی (مومن) ہونے کا ہے تو اس حقیقی تعلیم کا نمونہ بھی ہمیں بننے کی کوشش کرنی چاہئے جس کو ماننے کا ہم دعویٰ کرتے ہیں اور یہ باتیں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوں گی وہاں ہم (دین) کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے والے بن کر دنیا کے رہبر بن سکیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے لئے اس طرح عاجزی اختیار کی اور یہ فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کو زمین پہ لگا دیا، تو اس کو مَیں اتنا بلند کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اتنا بلند کروں گا۔ اور یہ بیان کرتے ہوئے آپ نے اپنی ہتھیلی کو اونچا کیا اور بہت اونچا کر دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 170 مسند عمر بن الخطابؓ حدیث 309 مطبوعہ بیروت 1998ء)

پس جو خدا تعالیٰ کی خاطر عاجزی دکھائے، جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تکبر سے نفرت کرے، جو خدا تعالیٰ کی خاطر معاشرے سے نفرتوں کے بیج ختم کرنے کی کوشش کرے تاکہ امن اور سلامتی قائم ہو اسے خدا تعالیٰ وہ بلندیاں عطا فرماتا ہے جو انسان کے وہم وگمان سے بھی باہر ہیں۔ یہ دن ہمیں خدا تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے مہیا فرمائے ہیں تو جیسا کہ میں نے کہا ان دنوں میں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے گھروں کے جھگڑوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر ختم کر کے سلامتی اور امن کی فضا ہر احمدی کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے بھائیوں سے جھگڑوں کو ختم کر کے جن کی بنیاد اکثر اَنا اور تکبر ہی ہوتی ہے معاشرے میں سلامتی پھیلانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ مخالفین کی باتوں پر صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی ہدایت کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا کا فساد بھی ختم ہو۔ ہم امن اور سلامتی اور محبت کو دنیا میں قائم کرنے کی باتیں تو بہت کرتے ہیں لیکن حقیقت اس وقت سامنے آتی ہے جب ہم خود اس معاملے میں ملوث ہوں اور خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی دے کر اس امن اور پیار کو قائم کرنے کی کوشش کریں جس کا اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔...... ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ...... کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو‘‘ (یعنی خدا سے کرو۔ جس قدر دنیا میں انسان کسی سے محبت کر سکتا ہے یا محبت ممکن ہے تم اس سے کرو) ’’اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو‘‘۔ (نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403-402)

پس یہ وہ حالت ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ ان دنوں میں ایک کوشش کے ساتھ اپنے ہر قسم کے تکبر کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ:

’’خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب وخاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا‘‘۔ (پس یہ سچا تعلق ضروری شرط ہے۔) ’’خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے‘‘۔ (صرف ذاتی خواہشات نہ ہوں اور کوئی مقصد نہ ہو کہ مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ بلکہ فرمایا کہ) ’’اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے‘‘۔ (نفسانی خواہش پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔) ’’جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے (-) (الطلاق:3۔4) اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزّت، علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرّہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 302-301۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامتِ اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آ جاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا‘‘۔ (آپ فرماتے ہیں:) ’’کبیر نے سچ کہا ہے

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام — جے ہوتے گھر اُونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی کم ذات ...... پر نظر کر کے شکر کرتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو، تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا‘‘۔ (پس آنکھیں رکھنا شرط ہے۔ اپنے اندر کا جائزہ لینا شرط ہے۔ اپنے آپ کو پہچاننا شرط ہے۔ پھر کوئی فخر نہیں پیدا ہو سکتا۔ فرمایا کہ) ’’انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 437 تا 438۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ معیار ہے جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا میں خدا کی بادشاہت اس کے دین کو پھیلا کر قائم کرنے کا ہمارا دعویٰ ہے تو پھر اگر یہ دعویٰ صحیح ہے تو ہمیں اپنی حالتوں کو بھی ایسا بنانا چاہئے کہ پہلے خود خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر یہ تکبر وغیرہ ہے اور اپنی حالت کی طرف جائزہ نہیں لے رہے اور کسی بھی طرح اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہو، کسی بھی قسم کا تکبر تمہارے اندر پایا جاتا ہے تو وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں شامل نہیں ہو سکتا۔

پس یہ دن جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک تبدیلیوں کے پیدا کرنے اور قبولیت دعا کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں میسر فرمائے ہیں ان میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جس جس کو جس جس بات پر فخر ہے یا جو چیز ہمیں ہماری عاجزی اور انکساری میں بڑھانے میں روک ہے یا جو چیز بھی ہمارے ماحول میں ہماری وجہ سے بے چینی اور فتنے کا باعث بن سکتی ہے اسے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہمارا وجود ہر جگہ سلامتی پھیلانے والا وجود بن جائے نہ کہ بے چینی اور فساد پھیلانے کا ذریعہ۔

اللہ تعالیٰ نے حقوق کی ادائیگی، سلامتی پھیلانے کی وسعت اور تکبر سے بچنے کے لئے دوسری جگہ ان الفاظ میں حکم فرمایا ہے۔ فرمایا کہ (-) (النساء:37) اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شرک سے روکنے کے بعد بعض حقوق کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ رمضان جہاں عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں معاشرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے کا مہینہ ہے۔ پس ان دنوں میں ان حقوق کی ادائیگی بھی ایک مومن کا فرض ہے

اوراصل میں یہ حقوق کی ادائیگی تو ہمیشہ کے لئے ہے جو انسان کو کرنی چاہئے۔لیکن یہ مہینہ ایسا ہے جس میں ہم عادت ڈال سکتے ہیں۔اگر یہ ادائیگی نہیں تو صرف عبادتیں مومن کو ان تمام مقاصد کا حامل نہیں بناتیں جو رمضان کا مقصد ہے۔ان دنوں میں اگر عادت پڑ جائے تو اصل مقصد یہ ہے کہ یہ پاک تبدیلیاں جو ہم پیدا کریں ان کو زندگی کا حصہ بھی بنائیں۔ایک تو عبادتیں ہیں اور جب ہم اس مہینے میں عبادتیں کریں تو پھر مستقل زندگی کا حصہ بنائیں۔پھر حقوق کی ادائیگی ہے ان کی طرف ہم اس مہینے میں توجہ کریں تو پھر مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے حقوق کے لئے،غریبوں مسکینوں کی مدد کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر اپنے ہاتھوں کو اس قدر کھولتے تھے کہ روایات میں آتا ہے کہ آپ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان1902)

عام حالات میں بھی آپ کی سخاوت کا معیار اس قدر بلند تھا کہ کوئی دوسرا ان تک نہیں پہنچ سکتا تھا تو پھر رمضان میں اس سخاوت کی مثال دینے کے لئے تیز آندھی کی جو مثال دی گئی ہے اس سے بہتر کوئی مثال نہیں ہوسکتی۔بہرحال یہ ضرورتمندوں کے حقوق کی ادائیگی ہے جس کا آپ نے اعلیٰ ترین اُسوہ قائم فرمایا جو مالی مدد کی صورت میں ہے۔اس کے علاوہ ان کے جذبات کا خیال رکھنا، ان کے احساسات کا خیال رکھنا،ان کی دوسری ضروریات کا خیال رکھنا یہ چیزیں بھی ساتھ ہیں۔اور پھر آپ نے مومنین کو بھی یہ نصیحت فرمائی کہ اس طرف خاص توجہ کریں اور یہ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے۔گو کہ یہ حکم سارے سال کے لئے ہے۔لیکن جیسا کہ میں نے بتایا کہ رمضان میں نیکیوں کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے یا ہونی چاہئے اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر ان حقوق کی ادائیگی کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے اور ان دنوں کی نیکیوں کی عادت پھر مستقل نیکیاں بجالانے کا ذریعہ بھی بن جاتی ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کے بنیادی مقصد عبادت کی طرف توجہ دلانے کے بعد کہ عبادت جہاں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا بناتی ہے وہاں ایک حقیقی عابد اور عبدرحمان کو بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے والی ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔اگر یہ دونوں قسم کے حق ادا نہیں ہو رہے تو ایسا شخص مومن نہیں بلکہ ان لوگوں میں شامل ہے جو متکبر اور شیخی بگھارنے والے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ ہر عابد سے ان اعلیٰ اخلاق کی توقع رکھتا ہے اور اس کا حکم دیتا ہے جو عاجز ہو کر ایک مومن کو ادا کرنے چاہئیں۔ان حقوق کی ادائیگی کوئی یہ نہ سمجھے کہ کوئی بہت بڑی بڑائی ہے۔حقوق کی ادائیگی بڑائی نہیں بلکہ ہر مومن کا فرض ہے اور ان حقوق کی ادائیگی سے ہی عبادتیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

جیسا کہ آیت میں واضح ہے ان حقوق میں والدین کے حقوق ہیں۔رشتہ داروں کے حقوق ہیں۔یتیموں کے حقوق ہیں۔مسکین لوگوں کے حقوق ہیں۔رشتہ دار قریبی ہمسایوں کے حقوق ہیں۔غیر رشتہ دار ہمسایوں کے حقوق ہیں۔مختلف موقعوں پر ساتھ رہنے والے اٹھنے بیٹھنے والے لوگوں کے حقوق ہیں۔مسافروں کے بھی حقوق ہیں اور جو ہمارے زیرنگیں ہیں، جو ہمارے پر انحصار کرنے والے ہیں ان کے بھی حقوق ہیں۔گویا کہ اس ایک آیت میں تمام انسانیت کا خیال رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کا احاطہ کر کے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دلادی بلکہ حکم دے دیا۔

والدین کے حقوق کے بارے میں قرآن کریم میں اور جگہ بھی ذکر ہے۔بڑھاپے میں ان کی خدمت کرنا ان کا خیال رکھنا اولاد کا فرض ہے اور یہ کوئی احسان نہیں ہے۔رشتہ داروں کے حقوق ہیں اس بارے میں اگر خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے حق ادا کریں، سسرالیوں کے حق ادا کرتے رہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے کہ اپنے رِحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو تو گھروں کے بہت سے جھگڑے ختم ہو جائیں اور پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو جائے۔بہت سارے معاملات آتے ہیں جن جن گھروں میں ایسی ناچاقیاں ہیں انہیں ان دنوں میں خاص طور پر غور کرنا چاہئے اور بجائے ضد اور اَنا کے اپنے گھروں کو بسانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر یتیموں کی خبرگیری بھی ایک بہت اہم فریضہ ہے۔ان کو معاشرے کا کارآمد حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ان کے حق کی ادائیگی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی اہمیت دی ہے کہ فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح دو انگلیاں اکٹھی ہیں۔(صحیح مسلم کتاب الزھد والرقائق باب الاحسان الی الارملة والمسکین و الیتیم حدیث 2983)

یعنی ہمارا بہت قریب کا ساتھ ہوگا۔پس اس اہمیت کو جماعت کے افراد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یتامیٰ کی خبرگیری کے لئے خرچ کرنا چاہئے۔جماعتی طور پر بھی اس کا انتظام موجود ہے۔

پھر ضرورتمندوں اور مسکینوں کے حقوق ہیں جس میں تعلیم کے اخراجات ہیں۔علاج معالجہ کے اخراجات ہیں۔شادی بیاہ کے اخراجات ہیں۔جماعت میں ان سب اخراجات کے پورے کرنے کے لئے علیحدہ فنڈ بھی جاری ہیں۔ان میں بھی صاحب حیثیت لوگوں کو جن کو توفیق ہے جماعتی نظام کے تحت خرچ کرنا چاہئے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رشتہ دار اور قریبی ہمسایوں کے حقوق ادا کرو۔پس اس میں وہ ہمسائے بھی آجاتے ہیں جو قریبی رشتہ دار ہیں، جو قریب رہنے والے ہیں اور وہ بھی جن کے ساتھ اچھے دوستانہ تعلقات ہیں۔اور پھر فرمایا کہ ایسے ہمسایوں کا بھی خیال رکھو جن کو تم اچھی طرح جانتے نہیں۔ان میں وہ ہمسائے بھی آجاتے ہیں جو ہمارے قریبی ہمسائے نہیں، دُور کے ہمسائے ہیں اور وہ ضرورتمند ہمسائے بھی آجاتے ہیں جن کے تمہارے ساتھ اچھے تعلقات نہیں۔

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو محبت اور پیار کو پھیلاتی ہے۔صلح اور آشتی کی بنیاد ڈالتی ہے۔ماحول میں امن اور سلامتی پیدا کرتی ہے۔پھر ہم جلیسوں اور مسافروں کے حقوق کی ادائیگی کا حکم ہے۔ان الفاظ میں حقوق کی ادائیگی کو میاں بیوی کے حقوق کی ادائیگی پر بھی حاوی کر دیا اور اپنے دوستوں، ساتھیوں، ساتھ کام کرنے والوں پر بھی پھیلا دیا اور افسروں اور ماتحتوں کا بھی اس میں احاطہ کرلیا۔پھر وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۔کہہ کر ہر قسم کے ماتحتوں اور زیرنگیں افراد کے حق کی طرف توجہ دلادی اور یہ سارے حقوق ادا کر کے فرمایا کہ اگر یہ حق ادا نہیں کر رہے تو تمہارے میں تکبر اور فخر پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

پس دنیا میں امن قائم کرنے،سلامتی پھیلانے اور ہر قسم کے طبقے کے حقوق قائم کرنے کے لئے یہ (دین) کی خوبصورت تعلیم ہے۔پس یہ دن جو ہمیں میسر آئے ہیں جو ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کے دن ہیں بلکہ خدا تعالیٰ خود ان دنوں میں ہمارے قریب آگیا ہے اور ان لوگوں کو نوازنا چاہتا ہے جو اس کے بھی حق ادا کریں، جو عبادت کا بھی حق ادا کریں اور اس کے بندوں کا بھی حق ادا کریں۔پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہمیں عاجزی اختیار کرتے ہوئے ان تمام قسم کے حقوق کو ادا کرنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔رمضان کے یہ دن ایک خاص ماحول کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں اور دوسری نیکیاں بجالانے کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ان سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔اگر ہم نے اپنی عبادتوں کو مقبول کروانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔......تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے''۔

(کشتی نوح دینی خزائن جلد19 صفحہ12 تا13۔ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے ایک جگہ فرمایا:''جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے''۔(ملفوظات جلد ششم صفحہ91۔ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عبادتوں کے ساتھ تمام دوسرے حقوق جو حقوق العباد ہیں وہ بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حقیقی رنگ میں رحمان خدا کے بندے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو اس رمضان میں پہلے سے بڑھ کر پانے والے ہوں اور پھر مستقل زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔

نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ایک جنازہ مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عمر احمد صاحب مرحوم درویش کالا افغاناں قادیان کا ہے جو 4 جون 2015ء کو چند دنوں کی علالت کے بعد

وفات پاگئیں (-)۔آپ نے درویشی کا دور بہت صبر اور شکر سے گزارا۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار،قرآن کریم سے بہت محبت کرنے والی،مہمان نواز،نیک اور مخلص خاتون تھیں۔آپ کو بہت سے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے بڑے بیٹے سلسلہ کی خدمت سے ریٹائرڈ ہوچکے ہیں۔دوسرے بیٹے خدمت سلسلہ بجالا رہے ہیں۔آپ کی بیٹی ربوہ میں مقیم ہیں۔

دوسرا جنازہ مکرم مولوی محمد احمد ثاقب صاحب واقف زندگی،سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کا ہے جو 18 مئی 2015ء کو مختصر علالت کے بعد 98 سال کی عمر میں وفات پاگئے (-)۔آپ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت حکیم محمد عبدالعزیز صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کے بیٹے تھے۔مڈل تک اپنے آبائی گاؤں بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد قادیان چلے گئے اور جامعہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل کیا۔1939ء میں زندگی وقف کی تو حضرت مصلح موعود نے محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم کے ساتھ آپ کو دہلی کے ایک مشہور مدرسہ میں فقہ اور حدیث میں تدریس کی ٹریننگ کے لئے بھجوادیا۔اس کے بعد دیوبند،سہارنپور اور لاہور سے بھی فقہ کی تعلیم حاصل کی۔پارٹیشن سے قبل آپ کو کچھ عرصہ تک دفتر امور عامہ اور پھر دفتر وصیت میں خدمت کی توفیق ملی۔پاکستان میں جامعہ احمدیہ قائم کیا گیا تو حضرت مصلح موعود نے آپ کو اس میں استاد مقرر فرمایا جہاں چالیس سال تک آپ کو فقہ اور حدیث کے مضامین پڑھانے کی توفیق ملی۔آپ نے فقہ کی مشہور کتاب ''بدایۃ المجتہد'' کے ایک حصہ کا اردو ترجمہ کیا جو ''ہدایۃ المقتصد'' کے نام سے جماعت کی طرف سے شائع ہوا۔اسی طرح آپ کو دارالقضاء ربوہ میں قاضی اور ایک سال ناظم دارالقضاء کی حیثیت سے بھی خدمت کا موقع ملا۔آپ دعا گو،منکسر المزاج اور دھیمی طبیعت والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔آپ کے بیسیوں شاگرد اکناف عالم میں مختلف اعلیٰ حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں سات بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درجات بلند فرمائے،مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

مکرم راشد احمد صاحب

اُردو لغت دیکھنے کا طریق

لُغت جسے فرہنگ یا ڈکشنری بھی کہا جاتا ہے، اس کتاب یا مجموعہ الفاظ کو کہتے ہیں جس میں ہر لفظ کے مقابل اس کے معنی اسی زبان میں یا کسی دوسری زبان میں درج ہوں۔اس لغت میں الفاظ کے ساتھ ساتھ امثال اور محاورے وغیرہ بھی حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق درج کیے گئے ہوتے ہیں اور ہر لفظ کا صحیح تلفظ اور معانی بھی ساتھ ہی دیئے جاتے ہیں۔ایسی کتاب کو اردو میں لغت فارسی میں فرہنگ، عربی میں قاموس، سنسکرت اور ہندی میں کوش اور انگریزی میں ڈکشنری کہتے ہیں۔ فرہنگ اور ڈکشنری کے الفاظ اب اردو زبان میں بھی رائج ہیں۔

اردو زبان کی تمام لغات میں الفاظ حروف تہجی کے اعتبار سے درج ہوتے ہیں،یعنی اگر ہم نے کسی لفظ کے ممکنہ معانی دیکھنے ہیں تو ہمیں یہ پتہ ہونا چاہئے کہ ہم نے جس لفظ کے معانی دیکھنے ہیں اس لفظ کا پہلا حرف کون سا ہے۔مثال کے طور پر اگر ہم نے لفظ ''لغت'' کے معنی دیکھنے ہیں تو ہم ڈکشنری میں ''ل'' والے باب میں جائیں گے اور اس باب میں عبارت کے معانی دیکھیں گے۔ہر باب میں پھر ذیلی تقسیم ہوتی ہے جس میں اس لفظ کے ساتھ آنے والے تمام حروف تہجی اور ان کے معانی درج ہوتے ہیں۔مثلاً اگر ہم ''ع'' والے باب میں دیکھیں گے تو ہمیں ''ع ا''۔''ع ب'' اور اسی طرح ''ع ی'' تک سارے الفاظ ملیں گے۔ہم نے ''لغت'' کے معانی دیکھنے ہیں تو ''ل۔غ'' کے تحت اس لفظ کو دیکھیں گے اور دوسرے یا تیسرے نمبر پر یہ لفظ ہمیں مل جائے گا۔

اگر ہم کسی لفظ کا تلفظ جاننا چاہیں تو یہ تلفظ اسی لفظ کے آگے بریکٹ میں لکھا ہوتا ہے جسے ہم آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔مثلاً لغت کے آگے بریکٹ میں لکھا ہوتا ہے کہ (لُ۔غت) یعنی ل پر پیش اور غ پر زبر ہے۔اسی طرح تمام الفاظ کے ساتھ ان کا تلفظ دیا گیا ہوتا ہے۔

لُغت میں ہر لفظ کے بارے میں ہمیں یہ بھی معلومات ملتی ہیں کہ یہ کس زبان کا لفظ ہے۔مثلاً اگر کوئی لفظ اردو کا ہے تو اس کے آگے ''اُر'' لکھا ہوگا اور اگر کوئی ایسا لفظ ہو جو انگریزی زبان سے اردو میں آیا ہو تو اس کے آگے ''انگ'' لکھا ہوتا ہے۔اسی طرح باقی زبانوں سے اردو میں آنے والے الفاظ کے متعلق بھی وضاحت ہوتی ہے کہ وہ کس زبان سے اردو میں منتقل ہوئے ہیں۔یہ تمام وضاحتیں متعلقہ لفظ کے آگے مختصر طور پر بریکٹ میں درج ہوتی ہیں۔مثلاً لفظ لغت کے آگے بریکٹ میں لکھا ہوا ہے کہ (ع) یعنی یہ لفظ عربی سے اردو میں وارد ہوا ہے۔

لُغت میں عموماً تذکیر وتانیث کی وضاحت مذ (مذکر) اور مث (مؤنث) سے کی جاتی ہے۔اور جو الفاظ دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں یعنی مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوسکتے ہیں ان کے آگے (مذ ومث) لکھا ہوتا ہے۔

الفاظ کی گرائمر یعنی کسی لفظ کا اسم،صفت،ضمیر اور مصدر ہونا بالترتیب ا،صف،ض،مص سے ظاہر کیا جاتا ہے۔لفظ لغت کے آگے (ا) سے وضاحت کی گئی ہے کہ یہ اسم یعنی نام ہے۔

جن الفاظ کے ایک سے زیادہ تلفظ رائج ہوں ان الفاظ پر سارے اعراب لگا دیے جاتے ہیں مثلاً ایک لفظ ہے ''سخن'' اسے عام طور پر سَخُن پڑھا اور لکھا جاتا ہے مگر اس لفظ کے تین تلفظ ہیں،جن کی وضاحت لغت میں اس طرح کی گئی ہوتی ہے

سَخُن: (سَ۔خُن) (سُ۔خَن) (سُ۔خُن)

یعنی یہ قاری پر منحصر ہے کہ وہ جیسے چاہے اس لفظ کو برت سکتا ہے۔تلفظ کے بعد پھر بریکٹ میں اس لفظ کے متعلق مزید تفاصیل اس طرح درج ہوتی ہیں: (ف۔ا۔مذ) یعنی یہ فارسی الاصل لفظ ہے۔ اسم ہے اور مذکر استعمال ہوتا ہے۔

بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے آگے بجائے معانی کے کسی اور لفظ کو دیکھنے کا کہا جاتا ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ الفاظ ہم معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک لفظ ہے ''قعود''۔ہم جب قعود دیکھیں گے تو اس کے آگے لکھا ہوتا ہے۔''دیکھئے قعدہ'' یعنی اگر آپ نے قعود کا مطلب دیکھنا ہے تو لفظ قعدہ کے معنی دیکھئے۔جب ہم قعدہ میں دیکھتے ہیں تو وہاں ہمیں دونوں الفاظ کے معانی مل جاتے ہیں۔

اس طریق پر چلتے ہوئے اردو لُغات میں الفاظ معنی دیکھے جاسکتے ہیں لیکن اگر کسی بھی لُغت کو استعمال کرتے ہوئے اس کا دیباچہ یا شروع میں مختصر تعارف دیکھ لیا جائے تو الفاظ ڈھونڈنے میں کافی آسانی ہو جاتی ہے،کیونکہ شروع میں تمام وضاحتیں درج ہوتی ہیں۔

تبصرہ کتب

انسان،فلسفہ اور کائنات

نام کتاب: انسان،فلسفہ اور کائنات
(تاریخ وتعارف فلسفہ)

مصنف: لطیف جاوید صاحب

صفحات: 127

پبلشر: آکاش پبلی کیشنز اسلام آباد

اس کتاب کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر باب کو 50 مختلف عناوین میں ترتیب دیا گیا ہے۔اس کتاب کا بنیادی موضوع تو درحقیقت فلسفہ ہی ہے جو انسان اور کائنات کے گرد گھومتا ہے اور تاریخ کے جھروکے میں فلسفہ کے ضمن میں ہونے والی کاوشوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔اس کتاب میں فلسفہ کی زبان کے بارے میں واضح مؤقف اختیار کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ فلسفہ کی زبان و بیان کو انتہائی سادہ اور عام فہم ہونا چاہئے تا کہ ہر آدمی فلسفہ کے مضامین کو سمجھ سکے۔

مصنف فلسفہ پر لکھی جانے والی اپنی کتب کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ میں نے فلسفہ پہلے سوچا اور سمجھا اور پھر نصابی فلسفہ پڑھا۔درحقیقت مصنف نے اس امر پر زور دیا ہے کہ فلسفہ انسانی سوچ کا علمبردار ہے اور گہرائی سے سوچنے کے نتیجہ میں ہی فلسفہ کے مضامین سمجھ میں آسکتے ہیں۔فلسفہ انسان کے اندر حقائق کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔جب انسان کائنات میں پائے جانے والے کسی امر پر باریک بینی سے غور کرتا ہے تو فلسفہ اس کی کوششوں کا پھل منطقی نتیجہ کے طور پر دیتا ہے۔

اس کتاب میں مصنف نے تمام بڑے اور چھوٹے فلاسفروں کی کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے نظریات کو نمایاں کرکے بھی دکھایا ہے۔ کتاب کی ایک خوبصورتی یہ ہے کہ ہر فلاسفر اور ادوار کو طویل پیرایوں میں بیان نہیں کیا بلکہ مختصراً بیان کیا ہے تا کہ قاری فلسفہ کی تاریخ وتعارف کو اچھی طرح سمجھ جائے۔

کتاب ہذا میں ہر اس بنیادی موضوع کو شامل کیا گیا ہے جو مضامین فلسفہ کی رو سے اہم متصور کئے جاسکتے تھے۔فلسفی کون؟ فلسفی اور افلاطون، فلسفہ اور سائنس کا موازنہ،فلسفی اور سائنسدان میں طبعی فرق،فلسفہ اور آزادی فکر،فلسفہ اور ذہانت، فلسفہ اور عالمی انقلابی کارنامے اور اس طرح کے کئی موضوعات اس کتاب کا حصہ ہیں۔مصنف نے ہر موضوع کو بخوبی سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

چنانچہ یہ کتاب قارئین کرام کو فلسفہ کے بارے میں مفید معلومات فراہم کرتی ہے۔

(انیس احمد نفیس)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119812 میں رضوان احمد

ولد عبد المناف قوم مہر پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سید والا ضلع وملک ننکانہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔رضوان احمد گواہ شد نمبر 1۔ ناصر احمد کھوکھر ولد غلام محمد کھوکھر گواہ شد نمبر 2 عبد السلام ولد ناصر احمد

مسل نمبر 119813 میں عنیزہ بشارت

بنت بشارت احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سید والا ضلع وملک ننکانہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی قیمت درج کر دی گئی ہے۔زیور طلائی 2 تولہ 93 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 7 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔عنیزہ بشارت گواہ شد نمبر 1۔شاہد احمد ولد ناصر احمد گواہ شد نمبر 2۔بشارت احمد طاہر ولد مبارک احمد ناصر

مسل نمبر 119814 میں نعیمہ امجد

بنت حفیظ اللہ امجد قوم ...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سید والا ضلع وملک ننکانہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت ٹیچنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔نعیمہ امجد گواہ شد نمبر 1۔حفیظ اللہ امجد ول محمد سہارن گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ولد مبارک احمد ناصر

مسل نمبر 119815 میں کامران احمد

ولد بشارت احمد قوم کھوکھر پیشہ دوکان دار عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سید والا ضلع وملک ننکانہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 4 ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔کامران احمد گواہ شد نمبر 1۔عبد المنان ولد عبد المناف گواہ شد نمبر 2۔ناصر احمد کھوکھر ولد غلام محمد

مسل نمبر 119816 میں محمد رفیق

ولد محمد نواز قوم آرائیں پیشہ ملازمتیں عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سید والا ضلع وملک ننکانہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 فروری 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 11 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔محمد رفیق گواہ شد نمبر 1۔بشارت احمد طاہر ولد مبارک احمد ناصر گواہ شد نمبر 2۔عبد السلام ولد ناصر احمد

مسل نمبر 119817 میں ظفر اللہ

ولد میاں منیر احمد قوم مہر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سید والا ضلع وملک ننکانہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 مئی 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ظفر اللہ گواہ شد نمبر 1۔بشارت احمد طاہر ولد مبارک احمد ناصر گواہ شد نمبر 2۔عبد اسلام ولد ناصر احمد

مسل نمبر 119818 میں زہرہ پروین

زوجہ حفیظ اللہ امجد قوم بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سید والا ضلع وملک ننکانہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زیور طلائی 94 ہزار روپے (2) حق مہر 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔زہرہ پروین گواہ شد نمبر 1۔حفیظ اللہ امجد ولد محمد سہارن گواہ شد نمبر 2۔عامر احمد ولد مبارک احمد ناصر

مسل نمبر 119819 میں نازیہ نواز

بنت محمد نواز قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سید والا ضلع وملک ننکانہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔نازیہ نواز گواہ شد نمبر 1۔بشارت احمد طاہر ولد مبارک احمد ناصر گواہ شد نمبر 2۔حفیظ اللہ امجد ولد یار محمد سہارن

مسل نمبر 119820 میں اقراء مقدس

بنت منیر احمد قوم مہر پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سید والا ضلع وملک ننکانہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔اقراء مقدس گواہ شد نمبر 1۔اظہر احمد ولد منور احمد گواہ شد نمبر 2 عبد السلام ولد ناصر احمد

مسل نمبر 119821 میں علی تیمور

ولد منصور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سید والا ضلع وملک ننکانہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔علی تیمور گواہ شد نمبر 1۔ناصر احمد کھوکھر ولد غلام احمد گواہ شد نمبر 2 عبد السلام ولد ناصر احمد

مسل نمبر 119822 میں غلام عباس

ولد عبد الغفور قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 58/3 ضلع وملک ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 جون 2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔غلام عباس گواہ شد نمبر 1۔محمد سلیم ولد عبد الغفور گواہ شد نمبر 2۔طارق ندیم ولد محمد رفیق

مسل نمبر 119823 میں احمد مصور باجوہ

ولد مبشر احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 21/9 دار العلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔احمد مصور باجوہ گواہ شد نمبر 1۔راجہ محمد عبد اللہ خان ولد میاں فیروز الدین گواہ شد نمبر 2۔فواد احمد باجوہ ولد طاہر احمد باجوہ

مسل نمبر 119824 میں ہارون احمد نذر

ولد انتصار احمد نذر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 120 کوارٹرز تحریک جدید دار النصر غربی حبیب ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ہارون احمد نذر گواہ شد نمبر 1۔انتصار احمد نذر ولد نذر احمد گواہ شد نمبر 2۔ابتسام احمد نذر ولد انتصار احمد نذر

مسل نمبر 119825 میں امۃ الجلیل

زوجہ نصیر احمد شاہد قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 43 صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقو لہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) پلاٹ 10 مرلہ 9 لاکھ روپے (2) پلاٹ 2 مرلہ 1 لاکھ روپے (3) حق مہر 5 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 26 ہزار روپے ماہوار بصورت پینشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔امۃ الجلیل گواہ شد نمبر 1۔نصیر احمد شاہد ولد میاں محمد اسماعیل گواہ شد نمبر 2۔رانا فاروق احمد ولد رانا محمد نواز

کمرشل، زرعی فارم برائے فروخت

رقبہ 13 ایکڑ برلب سڑک فیصل آباد سرگودھا روڈ مکمل چاردیواری 100X35 کے دو پختہ پولٹری شیڈ، 25 جانوروں کیلئے ڈیری شیڈ ذاتی ٹرانسفارمر 25KVA ٹیوب ویل انڈسٹریل B1 کنکشن، انیکسی سوئمنگ پول، پھل دار پھولدار پودے چاروں طرف بجلی کی سپلائی موجود برائے فوری فروخت۔سنجیدہ خریدار رابطہ کریں۔

برائے رابطہ اعجاز احمد: 0333-6553002

سیب صحت کے لئے مفید

سیب کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے اس کا مزاج گرم اورتر دوسرے درجے میں ہے۔ترش سیب سرد و خشک ہوتا ہے۔سیب سے مربہ اور شربت بنایا جاتا ہے۔اس کے بے شمار فوائد ہیں۔

☆ سیب مفرح دل و دماغ ہے۔

☆ دل کو طاقت دیتا ہے۔دل کی گھبراہٹ کی صورت میں تازہ سیب یا اس کا مربہ کھانا انتہائی مفید ہوتا ہے۔

☆ اس میں فولاد، وٹامن اے، کیلشیم، فاسفورس پائے جاتے ہیں جو انسانی صحت کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ وٹامن بی اور سی بھی ہوتے ہیں۔

☆ چہرے کا رنگ نکھارتا ہے۔

☆ جگر کی اصلاح کرتا ہے اور اسے طاقت دیتا ہے۔

☆ سانس کی تنگی اور خشک کھانسی میں بے حد مفید ہے۔

☆ قے کو روکتا ہے اور متلی کا مانع ہے۔

☆ ترش سیب قابض ہوتا ہے اور قے کا سبب بھی بنتا ہے۔

☆ سیب دل کو شگفتہ اور دماغ کو تروتازہ کرتا ہے،اس وجہ سے پریشانی وغیرہ کی صورت میں انسانی جسم میں قوت مدافعت بڑھاتا ہے۔

☆ سیب پھلوں میں اپنی غذائی افادیت کی بناء پر خاص مقام رکھتا ہے۔

☆ اگر روزانہ دو سیب کھا کر ایک پاؤ دودھ صبح نہار منہ پیا جائے تو چھ ہفتوں میں انسانی صحت قابل رشک ہو جاتی ہے۔

☆ رات کو سوتے وقت سیب کھانا قبض کشا اثر رکھتا ہے۔

☆ معدہ کی کمزوری اور ضعف جگر کی صورت میں ترش سیب استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

☆ دماغی کام کرنے والوں کے لئے سیب کھانا قدرت کا بہترین تحفہ ہے۔

☆ یہ خون میں سرخ ذرات پیدا کرتا ہے۔

☆ سیب کے جوس سے پیٹ اور انتڑیوں کے جراثیم دور ہوتے ہیں اور دافع بدبو بھی ہے۔

☆ گردوں کی صفائی کے لئے سیب سے بہتر اور کوئی چیز نہیں۔

☆ سیب کے اجزاء دانتوں اور مسوڑھوں میں جذب ہو کر انہیں خاصا مضبوط کرتے ہیں۔

☆ ویسے تو سیب اپنے تمام تر فوائد کے ساتھ کسی بھی وقت کھایا جا سکتا ہے۔اگر سیب کو کھانے کے بعد کھایا جائے تو یہ ہاضمے میں مدد کرتا ہے۔

☆ چھ ماہ کی عمر والے بچے کو دو چمچ سیب کا جوس روزانہ پلانے سے اس کی صحت میں اضافہ ہوتا ہے اور چھوٹی موٹی بیماری بھی بچے کو نہیں لگتی۔

☆ پیچش، ٹائیفائیڈ، تپ دق، اور کھانسی میں سیب کا استعمال بے حد مفید ہوتا ہے۔

☆ دل و دماغ کی کمزوری کو دور کرنے کے لئے سیب کا مربہ کھانا بہت ضروری ہوتا ہے اس سے خون کی کمی بھی دور ہو جاتی ہے۔

☆ مقوی دل، دماغ اور مقوی جگر مربہ تیار کرنے کے لئے عمدہ سیب ایک سیر لیں۔انہیں احتیاط سے چھیل کر ایک سیر پانی میں ڈال کر دو جوش دے کر اتار لیں۔پانی سے سیب الگ کر کے تین گنا (تین سیر) چینی ملا کر قوام تیار کریں پھر سیب اس قوام میں ملا دیں اور سیبوں کو کسی چھری سے ٹک لگائیں۔جب شیرہ گاڑھا ہو جائے تو اتار لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر کسی شیشے کے جار میں محفوظ کر لیں اور حسب ضرورت استعمال میں لائیں۔

(روزنامہ دنیا 30 جون 2015ء)

☆......☆......☆

درخواست دعا

❁ مکرم بشیر احمد تبسم صاحب معلم سلسلہ مریدکے ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔خاکسار کے بیٹے عاطف بشیر واقف نو کو یکم اگست 2015ء کو موٹر سائیکل حادثہ میں گھٹنے پر شدید چوٹ لگ گئی۔فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔احباب جماعت سے کامل شفایابی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرمہ شوکت اسد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے تایا سسر مکرم ماسٹر عبداللطیف اسلم صاحب فالج، ہائی شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔گردے ناکارہ ہو چکے ہیں۔کافی دنوں سے بے ہوش ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

سوزوکی مہران برائے فروخت

❁ ایک گاڑی سوزوکی مہران VX نمبر UD-649 رنگ سفید ماڈل 2012ء اچھی کنڈیشن سی این جی کٹ لگی ہوئی برائے فروخت ہے۔رابطہ کیلئے دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ کے فون نمبرز 0476212700,6212800 پر رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 11۔اگست

طلوع فجر	4:00
طلوع آفتاب	5:28
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:59

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11۔اگست 2015ء

6:20 am	جلسہ سالانہ یو ایس اے
8:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2009ء
9:25 am	حج اور اس کے مسائل
11:50 am	وقف نو کلاس
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7۔اگست 2015ء (سندھی ترجمہ)

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ضرورت ہے
1۔کیشیئر تعلیم F.A سیلز اور کیش ہینڈلنگ کا 5 سالہ تجربہ
2۔ڈسپنسر F.A کسی بھی کلینک میں 2 سالہ تجربہ
3۔سپروائزر شعبہ دواسازی تعلیم فاضل طب والجراحت دواساز ادارے کا 5 سالہ تجربہ
4۔کل وقتی/ جز وقتی چند ورکرز تعلیم میٹرک
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ: 6211538

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
After Study get P.R Only With IELTS or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
Student can contact us from any city & any country
EC Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

سپیشل رمضان آفر
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FR-10